"سود زنا سے بڑا گناہ ہے" والی روایات کا علمی تجزیہ

A Critical Analysis of the *riwāyāt* declaring Ribā worst than Adultery

سراج الاسلام حنیف[*]

Abstract

Ribā is absolutely prohibited and unquestionably forbidden by the Qur'ān and authentic sayings of the Prophet (PBUH). The philosophy behind the ban of usury is providing roots for a prosperous society and avoiding exploitation of poor at the hands of rich. This article critically investigates the authenticity level of riwāyāt declaring ribā worst than adultery and suggests that the attribution of these reports to the Prophet of Islam cannot be proved. Although ribā is a major sin and all transactions based on it are verboten but the wording of reports mentioned in the present article cannot be verified.

سود، زنا سے بڑا گناہ ہے۔ اس سلسلے میں کئی احادیث وارِد ہیں جن کی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت:

یہ روایت دو طرق سے مروی ہے:

پہلا طریق: ابو مجاہد عن ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوعاً:

'' إِنَّ الدِّرْهَمَ يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا، أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ فِي الْخَطِيئَةِ مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً يَزْنِيهَا الرَّجُلُ''۔[1]

"اللہ کے نزدیک ایک شخص سود کھانے سے چھتیس مرتبہ بدکاری کرنے سے زیادہ کا گناہ کرتا ہے۔"

امام بیہقی اس روایت کو نقل کر کے لکھتے ہیں:

'' تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو مُجَاهِدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ كَيْسَانَ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ ثَابِتٍ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ''۔[2]

"اس روایت کو ثابت بنانی سے نقل کرنے میں ابو مجاہد عبد اللہ بن کیسان مروزی منفرد ہے جب کہ یہی ابو مجاہد منکر الحدیث ہے۔"

امام بخاری نے اسی عبد اللہ بن کیسان کے بارے میں لکھا ہے: حدیث کا علم رکھنے والوں میں سے نہیں۔ منکر الحدیث ہے۔[3]

[*] اسسٹنٹ پروفیسر علوم اسلامیہ، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان۔

دوسرا طریق: طلحہ بن زید، عن الاوزاعی، عن یحییٰ بن ابی کثیر عن انس بن مالکؓ مرفوعاً:

''الرِّبَا سَبْعُونَ بَابًا أَهْوَنُ بَابٍ مِنْهُ الَّذِي يَأْتِي أُمَّهُ فِي الإِسْلامِ وَهُوَ يعرِفُهَا''[4]۔

''سود کے ستر باب ہیں جس میں سے کم یہ ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر جانتے بوجھتے اپنی ماں سے زنا کرے۔''

اس کا راوی طلحہ بن زید القرشی ابو مسکین الرقی ہے جس کے بارے میں:

امام علی المدینی کہتے ہیں: احادیث وضع کرتا تھا۔[5]

امام بخاری فرماتے ہیں: منکر الحدیث ہے۔[6]

امام نسائی فرماتے ہیں: متروک الحدیث ہے۔[7]

سیدنا انس بن مالکؓ کی اس روایت کا پہلا طریق بے اصل اور دوسرا طریق باطل ہے اس لیے شواہد و متابعات میں بھی معتبر نہیں چہ جائے کہ اس سے کوئی استدلال کیا جا سکے۔

سیدنا براء بن عازبؓ کی روایت۔

یہ روایت دو طرق سے مروی ہے:

پہلا طریق: یحییٰ بن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ از سیدنا براء بن عازبؓ مرفوعاً:

" اَلرِّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُونَ بَابًا أَدْنَاهَا مِثْلُ إِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهُ "[8]۔

''سود کے بہتر باب ہیں جس میں سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔''

یہ روایت مرسل ہے اور یحییٰ اور اُس کے والد اسحاق کی ملاقات سیدنا براء بن عازب سے ثابت نہیں''[9]۔

دوسرا طریق: عمر بن راشد عن یحییٰ بن ابی کثیر عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، عن البراء بن عازبؓ مرفوعاً:

''الرِّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُونَ بَابًا أَدْنَاهَا مِثْلُ إِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهُ ''[10]۔

''سود کے بہتر باب ہیں جس میں سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔''

اس عمر بن راشد یمامی کے بارے میں امام احمد فرماتے ہیں: اُس کی روایت کچھ بھی نہیں۔[11] امام بخاری فرماتے ہیں: یحییٰ بن ابی کثیر سے اس کی روایت مضطرب ہوتی ہے۔[12] حافظ ابن حبان لکھتے ہیں: ثقہ ائمہ سے موضوع روایات نقل کرتا ہے۔ کتابوں میں اس کا ذکر سوائے قدح و تنقید کے جائز نہیں اس کی روایت ازراہ تعجب لکھی جا سکتی ہے۔[13] یہ روایت بھی شدید ضعیف ہے۔ ناقابل استدلال ہے اور شواہد و متابعات میں بھی نہیں پیش کیا جا سکتی۔

سیدنا عبد اللہ بن سلامؓ کی روایت۔

یہ روایت تین طرق سے مروی ہے:

پہلا طریق : المقدام بن داود' حدثنا ابو الاسود النضر بن عبد الجبار قال حدثنا ابن لہیعہ عن ابی عیسیٰ الخراسانی سلیمان بن کیسان عن عطاء الخراسانی عن عبد اللہ بن سلامؓ مرفوعاً:

"الدِّرْهَمُ يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ ثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةٍ يَزْنِيهَا فِي الْإِسْلَامِ "[14]

"سود کا ایک درہم جب انسان کو مل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ اسلام کی حالت میں ۳۳ بار زنا کرنے سے بڑا ہے۔"

اس روایت کی سند میں کئی کمزوریاں ہیں:

مقدام بن داود کے بارے میں امام ابن ابی حاتم لکھتے ہیں: میں نے مصر میں اُن سے حدیث سنی ہے۔ محدثین اُن کے بارے میں کلام کرتے ہیں۔[15] امام نسائی نے الکنیٰ میں ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ثقہ نہیں۔[16] ابن لہیعہ کا نام عبد اللہ بن لہیعہ ابو عبد الرحمن المصری القاضی ہے۔ امام یحیٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث قوی نہیں ہوتی۔ ضعیف الحدیث ہیں۔ ۱۷۰ھ کو ان کی کتابیں جل گئی تھیں جس کے بعد اُن کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اس لیے کتابیں جل جانے سے پہلے جن محدثین نے ان سے روایتیں لی ہیں وہ قابل استدلال ہیں اور بعد والی روایتیں نا قابل استدلال ہیں۔ حافظ ابی زرعہ کہتے ہیں: قدماء اور متاخرین کی اُن سے مرویات ایک جیسی ضعیف ہیں البتہ امام ابن المبارک اور ابن وہب اُن کی روایات کے مصادر کا علم رکھتے ہیں اِس لیے اُن کی اس سے روایت کردہ احادیث لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابن لہیعہ کا ضبط کم زور تھا اس لیے اُن کی روایت نا قابل احتجاج اور نا قابل استدلال ہوتی ہے۔[17] اس روایت میں اضطراب ہے اس لیے کہ معمر بن راشد نے سلیمان بن کیسان کے خلاف اسے سیدنا عبد اللہ بن سلامؓ سے مرفوعاً نہیں بلکہ موقوفاً روایت کیا ہے۔[18]

اسے امام بیہقی نے بھی امام عبد الرزاق ہی کے سند سے موقوفاً روایت کیا ہے۔[19]

اس کی سند میں انقطاع ہے' چنانچہ حافظ ہیثمی لکھتے ہیں:

"رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ. وَعَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ ابْنِ سَلَامٍ"[20]

"اسے طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے اور عطاء خراسانی نے سیدنا عبد اللہ بن سلامؓ سے کوئی روایت نہیں سنی۔"

اس سے معلوم ہوا کہ اس روایت کا یہ طریق بھی شدید ضعیف ہے اس لیے کہ اس کے بعض رُواۃ نا قابل اعتماد اور غیر ثقہ ہیں اور یہ روایت مضطرب اور منقطع ہے۔ اس تحقیق کے تناظر میں حافظ ابن حجر کا یہ ارشاد درست معلوم نہیں ہوتا کہ:

"وَأَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ أَيْضًا مِنْ طَرِيقِ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ مَرْفُوعًا وَعَطَاءٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ ابْنِ سَلاَمٍ وَهُوَ شَاهِدٌ قَوِيٌّ"۔[21]

"اسے طبرانی نے بھی عطاء خراسانی کے طریق سے سیدنا عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت کی ہے عطاء نے سیدنا عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت نہیں سنی۔ اور یہ قوی شاہد ہے۔"

کوئی منقطع اور مضطرب روایت کیوں کر قوی ہو سکتی ہے؟

دوسرا طریق: زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن سلامؓ موقوفاً:

"الرِّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُونَ حُوبًا وَأَدْنَى فَرْحَتِهِ مِثْلُ أَنْ يَقَعَ الرَّجُلُ عَلَى أُمِّهِ"۔[22]

"سود کے ۷۲ قسم کے گناہ ہیں جن میں سے ادنیٰ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے بدکاری کرنے سے خوش ہو۔"

تیسرا طریق: عکرمہ بن عمار، عن یحییٰ بن ابی کثیر، عن ابی سلمۃ، عن عبد اللہ بن سلامؓ موقوفاً قال:

"الرِّبَا سَبْعُونَ بَابًا، أَصْغَرُهَا كَالَّذِي يَنْكِحُ أُمَّهُ"۔[23]

" سود کے ستر باب ہیں جن میں سے سب سے چھوٹا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔"

یہ طریق بھی ضعیف ہی ہے اس لیے کہ:

یہ روایت بھی موقوف ہی ہے اور یہی راجح ہے چنانچہ امام منذری لکھتے ہیں:

"رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَغَوِيُّ وَغَيْرُهُمَا مَوْقُوفاً عَلى عَبْدِ اللهِ وَهُوَ الصَّحِيْحُ"۔[24]

"ابن ابی الدنیا اور بغوی وغیرہ نے اسے سیدنا عبد اللہ بن سلامؓ سے موقوفاً نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔"

اس کا ایک راوی عکرمہ بن عمار ابو عمار یمامی عجلی ہے جس کے بارے میں امام احمد فرماتے ہیں:

یحییٰ بن ابی کثیر سے اس کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ صحیح نہیں ہوتی۔[25]

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

"ثِقَةٌ إِلاَّ فِيْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ فَمُضْطَرِبٌ وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ"

"ثقہ ہیں مگر یحییٰ بن ابی کثیر سے اس کی روایت مضطرب ہوتی ہے۔ مجاب الدعاء تھے"۔[26]

اس روایت کے ضعیف ہونے کے دو سبب ہیں:

عکرمہ بن عمار ثقہ راوی ہیں لیکن یحیٰ بن ابی کثیر سے اُس کی روایتیں مضطرب ہوتی ہیں۔ امام اوزاعی جو عکرمہ بن عمار سے کئی گُنا ثقہ ہیں اُنہوں نے اس کو سیدنا ابن عباس سے موقوفاً روایت کیا ہے جس کے بارے میں امام ابن ابی حاتم لکھتے ہیں:" قَالَ أَبِي: هَذَا أَشبَهُ"[27]

" میرے والد نے کہا یہ (سیدنا ابن عباس سے موقوفاً) زیادہ درست ہے۔"

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

اُن کی روایت چار طرق سے مروی ہے:

پہلا طریق: ابراہیم بن عمر أبو إسحاق الصنعاني' قال: سمعتُ النعمان يقول إنه سمع طاوساً يقول ابن عباس عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم يقول:

'إِنَّ الرِّبَا نَيِّفٌ وَسَبْعُونَ بَابًا أَهْوَنُهُنَّ بَابًامِنَ الرِّبَا مِثْلُ مَنْ أَتَى أُمَّهُ فِي الْإِسْلَامِ'[28]

"سود کے کچھ اوپر ستر گناہ ہیں جن میں سے معمولی یہ ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔"

یہ روایت ضعیف ہے اس لیے کہ اس کا راوی ابراہیم بن عمر صنعانی طبقہ دہم کے مستور راوی ہیں۔[29] نیز حافظ ابوزرعہ سے اس سند کے ساتھ مروی اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔[30]

دوسرا طریق: عکرمۃ مولیٰ ابن عباس عن ابن عباس مرفوعاً۔ عکرمہ سے یہ کئی اسانید سے مروی ہے۔ ابراہیم بن زیاد قرشی عن خصیف بن عبد الرحمن عن عکرمۃ مولیٰ ابن عباس عن ابن عباسؓ مرفوعاً

"وَمَنْ أَكَلَ دِرْهَمَ رِبًا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ إِثْمِ سِتٍ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةٍ فِي الإِسْلامِ"[31]

"جس نے سود کا ایک درہم کھالیا تو اُس پر اسلام کی حالت میں ۳۶ بار زنا کرنے کا گناہ ہے۔"

یہ طریق بھی ضعیف ہے اس لیے کہ خطیب بغدادی اس کے راوی ابراہیم بن زیاد قرشی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس کی حدیث میں نکارت ہوتی ہے...امام یحیٰ بن معین فرماتے ہیں: ابراہیم بن زیاد قرشی کو میں نہیں جانتا۔[32] نیز اس کے راوی خصیف بن عبد الرحمن الجزری ابو عون کے بارے میں امام ابن ابی حاتم لکھتے ہیں: خصیف نیک اور صالح تھا مگر مختلط تھا اور سوء حفظ کا شکار ہوا تھا۔[33]

امام دراقطنی کہتے ہیں: شواہد میں پیش کیے جاسکتے ہیں۔ وہم کا شکار ہوتے ہیں۔[34]

حنش الرحبی عن عکرمۃ عن ابن عباسؓ مرفوعاً:

"مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبًا فَهُوَ مِثْلُ ثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً"[35]

"جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو اس کی مثال ۳۶ بار زنا کرنے کی طرح ہے۔"

اس کا راوی حنش الرحبی ہے۔ حنش لقب ہے اور اصل نام حسین ابو علی رحبی صنعانی ہمدانی ہے۔ احادیث میں قلب ہیر پھیر کر لیا کرتا تھا۔ امام احمد اسے کذاب اور امام یحیٰ بن معین اسے متروک کہتے ہیں۔[36]
حافظ ذہبی نے ائمہ فن کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ راوی متروک الحدیث ہے اور زیر بحث روایت اس کی منکر روایات کے لیے بطورِ مثال پیش کی ہے۔[37]

سعید بن رحمۃ مصیصی، حدثنا محمد بن حمیر عن ابراہیم بن ابی عبلۃ عن ابن عباسؓ مرفوعاً:

"مَنْ أَعَانَ ظَالِمًا بِبَاطِلٍ لِيَدْحَضَ بِبَاطِلِهِ حَقًّا فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ , وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ , وَمَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبًا فَهُوَ مِثْلُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً "۔[38]

"جس نے باطل میں کسی ظالم کی مدد کی تاکہ حق کو دبادے اور جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو اس کی مثال ۳۳ بار زنا کرنے کی طرح ہے۔"

اس کا راوی سعید بن رحمۃ بن نعیم مصیصی ہے جس کی روایت اس لیے ناقابل احتجاج و ناقابل استدلال ہے اس لیے کہ روایات کے سلسلے میں ثقہ اور ثبت راویوں کی مخالفت کرتا ہے۔ حافظ ابن حبان اور حافظ ذہبی نے زیر بحث روایت کو اُن کی مردود روایات کی ایک مثال پیش کی ہے۔[39]

تیسرا طریق: اَبو محمد الجزری وھو حمزۃ النصیبی عن عمرو بن دینار عن ابن عباسؓ مرفوعاً:

" وَمَنْ أَكَلَ دِرْهَمَ رِبًا فَهُوَ ثَلَاثٌ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً "۔[40]

"جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو اس کی مثال ۳۳ بار زنا کرنے کی طرح ہے۔"

اس کا راوی حمزہ بن ابی حمزہ النصیبی احادیث وضع کرتا تھا۔ اُس کی ساری روایات منکر اور موضوع ہوتی ہیں جس کی ساری ذمہ داری اس پر ہوتی ہے۔ اُس کے اساتذہ اور تلامذہ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔[41]

چوتھا طریق: اوزاعی عن ابن ابی کثیر عن ابن عباسؓ موقوفاً۔

اس کے بارے میں امام ابن ابی حاتم لکھتے ہیں: "قَالَ أَبِي: هَذَا أشبَهُ "۔[42]

"میرے والد نے کہا یہ [سیدنا ابن عباسؓ سے موقوفاً] زیادہ درست ہے۔"

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا ابن عباس سے منسوب یہ روایت مرفوعاً نادرست اور ناقابل اعتماد ہے جسے شواہد و متابعات میں پیش کرنے کی صلاحیت بھی نہیں پائی جاتی اس لیے کہ اس کی کوئی بھی سند ضعیف، متروک اور کذاب راوی سے خالی نہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

مسعدہ الفزاری، عن ابن ابی ذئب، عن نافع، عن ابن عمرؓ مرفوعاً:

"الرِّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُونَ بَابًا "۔[43]

"سود کے (گناہ) کے ۷۲ باب ہیں۔"

اس کا راوی مسعدۃ الفزاری منکر الحدیث اور غیر معروف ہے۔[44]

سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت:

جسے امام حاکم اور اُن کی سند سے امام بیہقی نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

"الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، أَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ "۔[45]

"سود کے ۷۷ گناہ ہیں جن میں سے سب سے معمولی یہ ہے کہ کوئی اپنی والدہ سے نکاح کرے۔"

امام بیہقی لکھتے ہیں:

"هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، وَالْمَتْنُ مُنْكَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَهْمًا وَكَأَنَّهُ دَخَلَ لِبَعْضِ رُوَاةِ الْإِسْنَادِ فِي إِسْنَادِهِ "۔[46]

"اس کی سند صحیح ہے لیکن یہ متن اس سند کے ساتھ منکر ہے۔ میرے علم کے مطابق اس سند کے بعض راوی وہم کا شکار ہوگئے ہیں اور ایک سند کے بجائے دوسرے سند لکھ دی ہے۔"

سیدنا ابو ہریرۃؓ کی روایت:

پہلا طریق: عبد اللہ بن زیاد، أخبرنا عكرمۃ بن عمار، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمۃ بن عبد الرحمن عن أبي هريرةؓ مرفوعاً:

"الرِّبَا سَبْعُونَ بَابًا أَصْغَرُهَا كَالَّذِي يَنْكِحُ أُمَّهُ "۔[47]

" سود کے (گناہ کے) ستر باب ہیں جن میں سے سب سے چھوٹا دروازہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی والدہ سے نکاح کرے۔"

امام بخاری لکھتے ہیں: اس کا راوی عبد اللہ بن زیاد منکر الحدیث ہے۔[48]

امام بخاری کی اصطلاح میں منکر الحدیث سے روایت نہیں لی جاتی:

"مُنْكَرُالحديثِ ' لَسْتُ أَرَى الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ وإذا قالوا: سَكَتُوْا عَنْهُ ' فَكَذَاكَ لا أَرْوِيْ عَنْهُمْ"۔[49]

"منکر الحدیث راوی اور جس راوی کے بارے میں محدثین سَكَتُوْا عَنْه کہیں میں اُن سے روایت نہیں لیتا"

جس کی تعبیر امام یحییٰ بن سعید القطان اور حافظ ذہبی نے اس طرح کی ہے:

"كُلُّ مَنْ قُلْتُ فِيْهِ مُنْكَرُالْحَدِيْثِ فَلاَتَحِلُّ الرِّوَايَةُ عَنْهُ "[50]

"میں جس راوی کے بارے میں منکر الحدیث کہوں تو اُس سے روایت لینا جائز نہیں"

دوسرا طریق: أبو معشر نجیح بن عبد الرحمن، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرةؓ مرفوعاً:

"الرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوباً أَيْسَرُهَا أَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّه"[51]

"سود کے ستر گناہ ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ اس قدر [بڑا] ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔"

اس حدیث کے ضعف کی دو علتیں ہیں:

1. ابو معشر نجیح بن عبد الرحمن سندی ضعیف ہیں۔ علامہ بوصیری لکھتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کے مابین اتفاق ہے۔[52]
2. پھر یہ ضعیف راوی سعید مقبری سے اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے اُن کا کوئی ثقہ راوی اُن سے یہ روایت نہیں کرتا جب کہ امام بخاری لکھتے ہیں: ابو معشر سندی منکر الحدیث ہے۔[53]

تیسرا طریق: عبد اللہ بن سعید المقبری، عن جدہ، عن أبي هريرةؓ مرفوعاً:

"الرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْباً أَيْسَرُهَا نِكَاحُ الرَّجُلِ أُمَّه"[54]۔

"سود کے ستر گناہ ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ اس قدر [بڑا] ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔"

اس سند کے ساتھ یہ روایت دو وجوہ سے باطل ہے:

1. عبد اللہ بن سعید المقبری متروک الحدیث ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں: امام فلاس کہتے ہیں: منکر الحدیث اور متروک ہے۔ امام یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: مجھے ایک مجلس میں اُس کا جھوٹا ہونا ظاہر ہو گیا۔ امام دار قطنی اسے متروک اور ذاہب کہتے ہیں۔ امام احمد نے ایک ایک بار فرمایا: کچھ بھی نہیں اور ایک بار فرمایا: متروک ہے۔[55]۔
2. پھر یہ ضعیف راوی سعید مقبری سے اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے اُن کا کوئی ثقہ راوی اُن سے یہ روایت نہیں کرتا۔

چوتھا طریق: بقية، ثنا ابن ثوبان، حدثني مَن سَمعَ سعيد المقبري عن أبي هريرةؓ موقوفاً:

"الرِّبَا إِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَاباً أَدْنَاهَا كَالَّذِيْ يَأْتِيْ أُمَّه "[56]

" سود کے ۷۲ گناہ ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ اس قدر [بڑا] ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔"

یہ روایت بھی ناقابل استدلال ہی ہے اس لیے کہ ایک تو یہ موقوف ہے اور دوسرا یہ کہ سعید مقبری سے اسے نقل کرنے والے کا نام کا کوئی علم نہیں کہ کون تھا۔ ثقہ تھا یا غیر ثقہ؟

پانچواں طریق: یحییٰ بن متوکل عن ابن عباد عن أبیہ عباد عن جدہ عن أبي هريرةؓ مرفوعاً:

"الرِّبَا إِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوْباً 'أَدْنَاهَا بَاباً بِمَنْزَلَةِ النَّاكِحِ أُمَّه"۔[57]

" سود کے ۷۲ گناہ ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ اس قدر [بڑا] ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔"

اس طریق کے بارے میں عرض ہے کہ:

اسے نقل کرنے والا علامہ نجم الدین عمر بن محمد بن احمد نسفی [وفات: ۵۳۷ھ 'صاحب القند] ہیں جن کے بارے میں امام ابن السمعانی لکھتے ہیں:

"ولم أُدْرِكْهُ بِسَمَرْقَنْدَ حَيًّا وحَدَّثَنِيْ عنه جَمَاعَةٌ و إنما ذَكَرْتُه في هذَا المجموعِ لِكَثْرَةِ تَصَانِيْفِهِ، وشُيُوْعِ ذِكْرِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِسْنَادُه عَالِيًا وَكَانَ مِمَّنْ أَحَبَّ الْحَدِيْثَ وَطَلَبَه، وَلَمْ يُرْزَقْ فَهْمَه، وَكَانَ لَه شِعْرٌ حَسَنٌ مَطْبُوْعٌ عَلى طَرِيْقَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْحُكَمَاءِ"۔[58]

"سمرقند سے اُن کی زندگی میں اُن سے میری ملاقات نہ ہوسکی البتہ اساتذہ کی ایک جماعت نے اُن کی سند سے مجھے احادیث سنائیں۔ اُن کی تصانیف بکثرت ہیں اور اُن کا ذکر خاص وعام میں ہو رہا ہے اس لیے میں نے یہاں اُن کا ذکر کیا اگرچہ اُن کی اِسناد عالی نہیں۔ وہ حدیث اور طلبِ حدیث سے محبت وشغف رکھتے تھے البتہ انہیں حدیث کا فہم نہیں ملا تھا۔ فقہاء اور حکماء کے انداز پر اُن کے اَشعار بھی ہیں۔"

اس کے اکثر رُواۃ کا جرح وتعدیل کی کتابوں میں کوئی ذکر نہیں البتہ ایک راوی یحییٰ بن متوکل باہلی ابو عقیل کا ذکر فن کی کتابوں میں ملتا ہے۔ ان کے بارے میں حافظ ابن عدی لکھتے ہیں: ان کی روایتیں محفوظ نہیں ہوتیں۔[59]

حافظ ابن حبان لکھتے ہیں:

"منکر الحدیث ہیں۔ بے اصل واَساس روایتیں نقل کرنے میں منفرد ہے اس فن سے شناسائی رکھنے والا کوئی شخص اُن کی روایات سنے تو فوراً یہ حقیقت آشکار ہو جائے گی کہ یہ مصنوع ہیں"۔[60]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

عمران بن أنس أبو أنس المكي عن عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة عن عائشة رضي الله عنها مرفوعاً:

"دِرْهَمُ رِبًا أَعْظَمُ عِنْدَ الله حرجاً مِنْ تِسْعَةٍ وَّثَلاَثِيْنَ زِنْيَةً"۔[61]

"سود کے ایک درہم کھانے کی سزا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُنتالیس بدکاریوں سے زیادہ ہے۔"

یہ روایت شدید ضعیف ہے اس لیے کہ اس کا ایک راوی عمران بن انس ابو انس المکی ضعیف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: منکر الحدیث ہے۔[62]

ابو احمد الحاکم فرماتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔ (الاسامی والکنیٰ ۱:۴۲۴)

عبد اللہ بن حنظلۃ بن الراہب کی روایت :

لیث بن ابی سُلیم، عن ابن ابی ملیکۃ، عن عبد اللہ بن حنظلۃ بن الراہب مرفوعاً:

" دِرْهَمٌ مِنْ رِبًا أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً "۔[63]

" سود کے ایک درہم کی گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ بدکاری کرنے سے زیادہ ہے"

اس کا راوی لیث بن ابی سُلیم صدوق ہونے کے باوجود ضعیف ہیں اس لیے کہ آخری زندگی میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اور اُن کی قبل از اختلاط اور بعد از اختلاط والی روایتیں آپس میں اس طرح گڈمڈ ہو گئیں کہ ان میں تمیز کرنا مشکل ہو گیا اس بناء پر متروک ہو گئے۔[64]

کعب الاحبار: کعب بن ماتع حمیری کی موقوف روایت :

یہ روایت تین طرق سے مروی ہے:

پہلا طریق: بكار قال: سمعتُ ابن أبي مليكة يحدث عن عبد الله بن حنظلة عن كعب أنه قال:

" لِأَنْ أَزْنِي ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ آكُلَ دِرْهَمَ رِبًا "۔[65]

" ۳۳بار منہ کالا کرنا مجھے سود کا ایک درہم کھانے سے زیادہ محبوب ہے۔"

اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ کعب الاحبار کی ذاتی رائے ہے۔

دوسرا طریق: ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ، يُحَدِّثُ فِي الْحِجْرِ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، أَنَّهُ قَالَ: «رِبَا دِرْهَمٍ يَأْكُلُهُ الْإِنْسَانُ فِي بَطْنِهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ أَعَزُّ عَلَيْهِ فِي الْإِثْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً "۔[66]

" سود کا ایک درہم جسے کوئی انسان اپنے پیٹ میں اس حال میں ڈالتا ہے کہ اسے
اس کا علم ہو تو قیامت کے روز اس کا گناہ چھتیس بدکاریوں سے زیادہ ہو گا۔"

اس کی سند صحیح ہے اور یہ بھی حسبِ سابق کعب الاحبار پر موقوف ہے۔

تیسرا طریق: عبد العزیز بن رفیع عن اِبن أبي ملیکة عن عبد اللہ بن حنظلة عن کعب۔[67]

اس کی سند صحیح ہے اور یہ بھی حسبِ سابق کعب الاحبار پر موقوف ہے۔ خلاصہ یہ نکلا کہ قرآن مجید اور صحیح احادیث کے روسے اگرچہ سود کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ سود قطعاً حرام ہے اور سودی لین دین دنیاوی اور اُخروی خسران کا باعث ہے لیکن کسی صحیح اور مرفوع روایت میں ثابت نہیں کہ سود زنا سے بڑھ کر حرام اور گناہ ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] کتاب الصمت:۱۲۴، حدیث:۵:۱۷۵، الکامل فی ضعفاء الرجال۳۸۶:۵، بذیل ترجمہ عبد اللہ بن کیسان ابو مجاہد مروزی، شعب الایمان، بیہقی۳۹۵:۴، حدیث:۵۵۲۳، الترغیب والترہیب، ابو القاسم اصبہانی۱۹۲:۲، حدیث:۱۴۱۰

[2] شعب الایمان، بیہقی۳۹۵:۴، حدیث:۵۵۲۳

[3] التاریخ الکبیر۱۷۸:۵، ترجمہ:۵۶۱، الکامل فی ضعفاء الرجال۳۸۶:۵، ترجمہ:۱۰۵۵

[4] الموضوعات۲۲:۳، حدیث:۱۲۲۸

[5] تہذیب الکمال۳۹۶:۱۳، ترجمہ:۲۹۶۸

[6] التاریخ الکبیر۳۵۱:۴، ترجمہ:۳۱۰۵، التاریخ الصغیر۱۸۵:۲

[7] الضعفاء والمتروکین، ترجمہ:۳۱۶

[8] المراسیل، ابن ابی حاتم، ص:۲۴۵، المطالب العالیہ۳:۲، حدیث:۲۷۰۵

[9] المراسیل، ابن ابی حاتم، ص:۲۴۵

[10] المعجم الاوسط۲۲۷:۵، حدیث:۱۵۱۷

[11] احوال الرجال، ترجمہ:۱۹۹

[12] التاریخ الکبیر۱۵۵:۳، ترجمہ:۲۰۰۷

[13] المجروحین۵۴:۲، ترجمہ:۶۳۲

[14] المعجم الکبیر، الجزء المفقود۱۷۱:۱۳-۱۷۲، حدیث:۴۱۱

[15] الجرح والتعدیل۳۰۳:۸، ترجمہ:۱۳۹۹

[16] سیر اعلام النبلاء۳۴۵:۱۳

[17] الجرح والتعدیل ۵:۱۴۵-۱۴۸، ترجمہ: ٦٨٢

[18] مصنف عبد الرزاق ۱۰:۴٦۱، حدیث: ١٩٧٠٦

[19] شعب الایمان ۴: ۳۹۲، ۳۹۳، حدیث: ۵۵۱۴

[20] مجمع الزوائد ٤:١١٧

[21] القَوْلُ المُسَدَّدُ: ۴۱

[22] شعب الایمان ۴:۳۹۳، حدیث: ۵۵۱۵

[23] الضعفاء الکبیر ۲:۲۵۸، بذیل ترجمہ: عبد اللہ بن زیاد: ۸۰۸

[24] الترغیب والترہیب ٣:٦، بذیل حدیث: ١٢

[25] الکامل فی ضعفاء الرجال ٦:٤٧٨، ترجمہ: ۴۴۴-(۱۴۱۲)

[26] الکاشف ٢:٢٧٦، ترجمہ: ۳۹۲۰-(۴۱۴۰٦)

[27] علل الحدیث ١:٣٧٢، بذیل حدیث: ١١٠٥

[28] شعب الایمان ٥:٢٩٩، حدیث: ٦٧١٥

[29] تقریب التہذیب: ۱۳۱، ترجمہ: ۲۲۳

[30] علل الحدیث، ابن ابی حاتم ١:٣٩١، حدیث: ١١٧٠

[31] تاریخ بغداد ٦:٧٦

[32] تاریخ بغداد ٦:٧٦، بذیل ترجمہ: ٣١١٢

[33] الجرح والتعدیل ٣:٤٠٤، ترجمہ: ١٨٤٨

[34] سوالات البرقانی: ٢:٧٢، ترجمہ: ١٢٥

[35] المجروحین من المحدثین ١:٢٩٤، ترجمہ: ٢٢٥

[36] المجروحین من المحدثین ١:٢٩٤

[37] میزان الاعتدال ١:٥٤٦، ترجمہ: ٢٠٤٣

[38] المعجم الصغیر ١:١٨٧، حدیث: ٢٢٤، المعجم الاوسط ٢:١٨٠، حدیث: ٢٩٤٤، مسند الشامیین ١:٦١، حدیث: ٦٣

[39] المجروحین من المحدثین ١:٤١٢، ترجمہ: ٤٠٣، میزان الاعتدال ٢:١٣٥-١٣٦، ترجمہ: ٣١٧٢

[40] المعجم الکبیر ١١:٩٤، حدیث: ١١٢١٦

[41] الکامل فی ضعفاء الرجال ٣:٢٦٢-٢٦٦، ترجمہ: ١٣٣-(٥٠٢)

[42] علل الحدیث ١:٣٧٢، بذیل حدیث: ١١٠٥

[43] الکامل فی ضعفاء الرجال ٨:١٢٨، بذیل ترجمہ: ٢٥٥-(١٨٧٦)

[44] الکامل فی ضعفاء الرجال۸:۱۲۸‘بذیل ترجمہ:۲۵۵-(۱۸۷۶)میزان الاعتدال۴:۹۹‘ترجمہ:۸۴۶۸

[45] المستدرک۲:۳۷‘شعب الایمان۴:۳۹۴‘ حدیث:۵۵۱۹

[46] شعب الایمان۴:۳۹۴

[47] التاریخ الکبیر۵:۹۵‘ترجمہ:۲۶۹‘الضعفاء الکبیر۲:۲۵۷‘ترجمہ:۸۰۸‘شعب الایمان۴:۳۹۴‘ حدیث:۵۵۲۱

[48] التاریخ الکبیر۵:۹۵

[49] التاریخ الاوسط۲:۱۰۷

[50] بیان الوہم والایہام۲:۲۶۴؛۳:۹۳‘۷۷؛۳:۲۱۳؛۴:۱۴۴؛۵:۱۴۹؛میزان الاعتدال۱:۶‘بذیل ترجمہ ابان بن جبلہ کوفی

[51] سنن ابن ماجہ‘ ابواب التجارات(۱۲)باب التغلیظ فی الربا(۵۸)حدیث:۲۲۷۴

[52] مصباح الزجاجۃ۲:۱۹۷‘بذیل حدیث:۷۹۹-(۲۲۷۴)

[53] التاریخ الکبیر۸:۱۱۴‘ترجمہ:۲۳۹۷

[54] مصنف ابن ابي شیبہ۱۱:۳۱۹‘حدیث:۲۲۴۳۷‘الترغیب
الترہیب‘اصبہانی۱:۳۴۸‘حدیث:۵۹۰‘۲:۱۹۱‘حدیث:۱۴۰۹

[55] میزان الاعتدال۲:۴۲۹‘ترجمہ:۴۳۵۳

[56] مسند الشامیین۱:۱۵۷‘حدیث:۲۵۴

[57] القند فی ذکر علماء سمرقند:۴۵۵‘بذیل ترجمہ:۸۶۱

[58] التحبیر فی المعجم الکبیر۱:۲۳۵‘ترجمہ:۵۱۴

[59] الکامل فی ضعفاء الرجال۹:۴۳

[60] المجروحین۲:۴۶۸‘ترجمہ:۱۲۰۲

[61] الکنیٰ والاسماء‘دولابی۱:۳۵۱‘حدیث:۶۲۴‘الضعفاء الکبیر۲:۲۹۶‘بذیل ترجمہ عمران بن انس‘الاسامی والکنیٰ‘ابو احمد الحاکم۱:۴۲۴‘بذیل ترجمہ ابویونس عمران بن انس المکی

[62] سنن الترمذی۳:۳۳۹‘کتاب الجنائز(۸)بابٌ(۳۴)بذیل حدیث: اُذکروا مَحَاسِنَ موتاکم وکُفُّوا عن مَسَاوِیھم(۱۰۱۹)

[63] المعجم الاوسط۲:۱۰۸‘حدیث:۲۶۸۲

[64] تقریب التہذیب:۴۹۵‘ترجمہ:۵۶۸۵ تقریب التہذیب:۴۹۵‘ترجمہ:۵۶۸۵

[65] مصنف عبد الرزاق۸:۳۱۵‘حدیث:۱۵۳۴۸

[66] الضعفاء الکبیر۲:۲۵۸‘بذیل ترجمہ:۸۰۹

[67] مصنف عبد الرزاق۸:۳۱۵‘مصنف ابن ابی شیبہ۱۱:۲۳۱۵-۲۳۱۶‘مسند احمد۵:۲۲۵‘سنن دار قطنی۶۱۱‘تاریخ دمشق الکبیر۲۷:۴۱۹